Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 136.149
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

STUDY OF THE SAFETY OF ANIMALS IN THE LIGHT OF QURANIC VERSES

حیوانات سے متعلق مضامین آیاتِ قرآنی کا مطالعہ

محمد بلال ، پروفیسر ڈاکٹر مقبول حسن گیلانی [۲]

ABSTRACT- In this research paper, we have studied the safety and rights of animals in the light of Quranic verses. The animals are two types: domestic and wild animals. Domestic animals live in the houses and human being bring up and provide them necessary food and water while wild animals live in the jungle and they are dangerous for the life of human being. There are many Quranic verses in which it has been stated how to deal with these two types of animals. Once a camel was disappeared and its owner was worried and came to the Holy Prophet who stated that you need not be worried about it because it is powerful animal, it can drink water and eat leaves from tree until you can find it. This means that human should not be worried about powerful animals. Similarly, weak animals like sparrow needs special attention of human being and its ruthless killing has been prohibited. In Quranic verses the Muslim has been ordered to slaughter domestic animal gently in case need and their slaughter without need is prohibited. In short, Islam has laid down certain principles for safety of animals because the survival of rare animals is necessary for human being and the world.

Key words: Domestic animals. Wild animals, slaughter, powerful animals, rare animals.
Type of paper: **Original Research Article.**
Paper received: 15.08.2017
Paper accepted: 23.11.2017
Online published: 01.01.2018

1.Research Scholar, M. Phil Islamic Studies, Department Islamic Studies, Institute of Southeren Punjab, Multan-Pakistan. ctsc44dte2@gmail.com Cell # + 923007191196
2. Associate Professor, Government College, Jalal Pur Pir Wala.
maqbool.gilani@gmail.com. Cell # +923006341658

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 136.149
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

موضوع کا تعارف:

مسلمانوں میں قر آن پاک کے ساتھ سنجیدہ دلچسپی پیدا کرنے کےلئے ضروری ہے کہ فلکیات اور سائنس کا بھی مطالعہ کیا جائے ۔ جس کے باعث اہل ایمان کے دلوں میں نہ صرف عقیدہ اور ایمان کی مضبوطی پیدا ہوگی بلکہ ان کا ذہن بھی وسیع ہوگا ۔ چونکہ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے اس لیے اس میں نہ صرف ماضی و مستقبل کے سلسلے میں غیر معمولی حقائق موجود ہیں بلکہ سائنسی علوم پر بھی حیران کن انکشافات پائے جاتے ہیں۔ انہی انکشافات میں سے کچھ سائنسی انکشافات حیوانات کے بارے میں ہیں ۔ جن کے متعلق سائنس دان ابھی تک تحقیق کر رہے ہیں اور جو تحقیق اب تک ہو چکی ہے وہ اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ یہ تمام کے تمام بیانات چودہ سو سال قبل جس طرح قرآن مجید میں بیان کئے گئے تھے آج کی سائنس انھیں من و عن تسلیم کرتی ہے ۔
بلکہ قرآن پاک میں ایسے ایسے افکار کی بھی نشان دہی کی گئی ہے کہ جس کی گہرائی تک موجودہ سائنس بھی ابھی تک نہیں پہنچ سکی ہے ۔ جبکہ جدید سائنسی علوم کے وجود میں آنے سے پہلے لوگ کائنات اور اس سے متعلقہ بہت ساری باتوں کا انکار کرتے تھے ۔ لیکن جب علم کی وسعتوں نے تحیر پیدا ہوا اور انسانی تحقیق و جستجو کی وادیوں میں سر گرداں ہوا تو اس نے نئے نئے علم دریافت کئے ۔ جب و اپنی ایجادات اور دریافتوں کا قرآن سے موازنہ کرنے لگا تو وہ حیراں رہ گیا کہ ان علوم کی طرف تو قرآن ساڑھے چودہ سو سال پہلے ہی نشاندہی کر چکا ہے۔

سائنس اللہ تعالیٰ کے قوانین کا دوسرا نام ہے ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے جس کے تحت وہ کائنات ارض و سما ء ، نظام شمسی اور اس میں موجود تمام معاملات کا انتظام و انصرام کر رہا ہے ۔ ان میں سے کسی ہستی کی یہ مجال نہیں ہے کہ وہ اللہ کے طے کردہ ضابطوں اور راستوں سے ہٹ کر کوئی کام کر سکے ۔ قرآن پاک میں مختلف سائنسی امورپر روشنی ڈالی گئی ہے ۔ جو بطن مادر میں بچے کی ابتدائی تخلیق سے شروع ہو کر متنوع فلکیاتی امور، کائنات کے طریقہ کار ، نظام شمسی ، اجرام فلکی ، جمادات حیوانات اور کائنات کے حتمی انجام تک پھیلتی ہی گئی ہے ۔ سائنس کے تمام گھمبیر حقائق کو قرآن پاک حیرت انگیز حد تک درستگی کے ساتھ بیان کرتا ہے ۔ جن میں سے کسی ایک کو بھی جدید دور کی سائنس نہیں جھٹلا سکی ہے ۔ چونکہ آج کی دنیا جدید دریافتوں کی آخری منازل کو چھو رہی ہیں ۔ وہ قرآن و سنت میں اپنی بےشمار پیشین گوئیاں جن کا ابتداء اسلام میں انسانیت تصور بھی نہ کر سکتی تھی۔ آج کے سائنس دانوں نے ایسی ایسی ایجادات کر ڈالی ہیں حالانکہ ان میں بہت سی چیزوں کے بارے میں قرآن و سنت میں بہت پہلے سے موجود ہے۔ آج مسلمانوں کی اکژیت دور جدید کی حیرت انگیز ایجادات اور سائنس و ٹیکنالوجی کی دلدادہ بن چکی اور وہ اس جدید ٹیکنالوجی کو سائنس دانوں کی تحقیق و جستجو اور محنتوں کا ثمرہ قرار دیتی ہے۔ اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ اسلامی تعلیمات آخرت میں کامیابی کے حصول کے لیے تو ضرور معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔لیکن دنیاوی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔حالانکہ ایسا با لکل نہیں ہےثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں بیشمار آیات ہیں جوسائنسی مضامین سے بحث کرتی ہیں۔اگران کو جدید اور جامع انداز میں ترتیب دیا جائے تو مسلمانوں اور تمام انسانیت کی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو سکے گا۔اور مسلمان اپنے دینی اثاثہ کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے اپنا سر فخر سے بلند کر سکینگے اور دین و دنیا کی

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 136.149
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

سعادتیں حاصل کرینگے اور اطمینان قلب کے ساتھ پوری دینا میں ترقی کریں گے۔

سائنس اور اسلام کا آپس میں تعلق

بنیادی طور پر تو سائنس ایک منظم طریقۂ کار کے تحت کسی بات کو جاننے یا اسکا علم حاصل کرنے کو کہا جاتا ہے، اس طرح کہ اس مطالعے کا طریقہ اور اسکے نتائج دونوں ہی بعد میں دوسرے دہرا سکتے ہوں یا انکی تصدیق کرسکتے ہوں یعنی یوں کہہ لیں کہ وہ قابل تکرار (replicablee) ہوں اور اردو میں اس کو علم ہی کہتے ہیں۔ فی الحال سائنس کا کوئی ایسا ترجمہ کرنے (یا اگر کیا گیا ہے تو اس کو عام کرنے) کی کوئی باضابطہ کوشش نہیں کی گئی ہے کہ جو اس کو دیگر علوم سے الگ کرسکے اس لیے اس مضمون میں علم اور سائنس متبادلات کے طور پر استعمال کئےگئے ہیں، لہٰذا یوں کہ سکتے ہیں کہ کسی چیز کے بارے میں جاننا (یا ایسی کوشش کرنا) یعنی علم ہی سائنس ہے۔ انگریزی میں سائنس کا لفظ لاطینی کے scientia اور اسے قبل یونانی کے skhizein سے آیا ہے جس کے معنی الگ کرنا، چاک کرنا کہ ہیں۔ مخصوص غیر فنونی علوم جو انسان سوچ بچار حساب کتاب اور مطالعہ کے ذریعہ حاصل کرتا ہے کہ لیے سائنس کے لفظ کا جدید استعمال سترہویں صدی کے اوائل سے سامنے آیا۔

بعض اوقات مندرجہ بالا تعریف کے مطابق حاصل کیئے گئے علم یا سائنس کو خالص علم (pure science)بھی کہا جاتا ہے تاکہ اس کو سائنسی اطلاقات کے علم یعنی نفاذی علم (applied science)سے الگ شناخت کیا جاسکے۔

انسان کے سائنسی مطالعے کا سلسلہ زمانۂ قدیم سے جاری ہے اور زمانے کے ساتھ ساتھ ان میں اضافہ اور بہتری ہوتی رہی ہے جس نے سائنس کو اسکی آج کی موجودہ شکل عطا کی۔ آنے والے سائنسدانوں نے ہمیشہ گذشتہ سائنسدانوں کے مشاہدات و تجربات کو سامنے رکھ کر ہی نئی پیشگویاں کرنے کی کوشش کی ہے۔ بہرحال سائنس قدیم ہو یا جدید ، بنیادی ہو یا اطلاقی ایک اہم ترین عنصر جو اس سائنسی مطالعے میں شامل رہا ہے وہ اسلوب علم یا سائنسی طریقۂ کار ہی ہے۔ یہ بھی قابل غور بات ہے کہ اس سائنسی اسلوب میں بھی زمانے کے ساتھ ساتھ ترقی اور باریکیاں پیدا ہوتی رہی ہیں اور آج کوئی بھی سائنسی مطالعہ یا تجربہ اسلوب سائنس پر پورا اترے بغیر قابل توجہ نہیں سمجھا جاتا۔ سائنس اور فنیات (arts)کی تفریق کچھ یوں کی جاسکتی ہے کہ فنیات میں وہ شعبہ جات آجاتے ہیں جوکہ انسان اپنی قدرتی ہنر مندی اور صلاحیت کے ذریعہ کرتا ہے اور سائنس میں وہ شعبہ جات آتے ہیں جنمیں سوچ بچار، تحقیق اور تجربات کرکے کسی شئے کے بارے میں حقائق دریافت کئے جاتے ہیں۔ سائنس اور آرٹس کے درمیان یہ حدِ فاصل ناقابلِ عبور نہیں کہ جب کسی آرٹ یا فن کا مطالعہ منظم انداز میں ہو تو پھر یہ ابتداء میں درج تعریف کے مطابق اس آرٹ کی سائنس بن جاتا ہے۔ ہر قسم کے لسانی ، تہذیبی اور کسی بھی دوسری قوم کے ذہنی غلبے سے آزاد سوچ ہی سائنس پیدا کرتی ہے۔ ہزار سال قبل ، اسلوب علم کی روشنی میں تیار کیئے گئے آلاتجراحی جنہوں نے آج کے جدید جراحی آلات کی جانب راہنمائی کی، اسی نوعیت کے واقعات سائنس کہلائے جاتے ہیں۔

سائنس اور قرآن

اِسی طرح طبیعی اور حیاتیاتی سائنس جن مسائل پر تحقیق سے عبارت ہے وہ اِصطلاحات کی صورت میں درج ذیل ہیں:

1۔ تخلیقِ کائنات اور اُس کا تشکیلی نظام

Creation of Universe and its structural system

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 136.149
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

2- زمانہ ہائے تخلیق اور اَدوارِ اِرتقاء

Periods of creation and eras of evolution

3- وُجودِ کائنات کی طبیعی اور کیمیائی اَساس

Physical and chemical basis of the formation of universe

4- زمین اور ظہورِ حیات

Earth and appearance of life

5- اِرتقائے حیات کے طبیعی اور کیمیائی مراحل

Physical and chemical process of evolution of Life

6- اَجرامِ فلکی کی ماہیت اور نظامِ کار

Nature and phenomena of heavenly bodies

7- اِنسانی زندگی کا آغاز اور نظامِ اِرتقاء

Origin of human life and its development

8- نباتات و حیوانات کی زندگی

The vegetable and animal kingdoms

9- اَفزائشِ نسلِ اِنسانی کا نظام

System of human production and self-perpetuation

تخلیق حیوانات حدیث کی روشنی میں

ـہ "حضرت رافع بن خدیج بتاتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں اللہ کے نبیؐ کے ہمراہ تھے ، اچانک ایک اونٹ بدک کر بھاگ گیا ، لوگوں نے پکڑنے کی کوشش کی ، مگر اونٹ نے انہیں تھکا دیا ۔ ایک شخص نے اپنا تیر اس اونٹ پر چلا دیا اور اسے پکڑ لیا چنانچہ آنحضرت ؐ نے (یہ ماجرادیکھ کر) فرمایا: بے شک ان گھریلو جانوروں میں نفرت و وحشت ہوتی ہے ، لہٰذا تم میں سے کسی کو کوئی جانور عاجز کردے تو وہ اسے قابو کرنے کیلئے یہی طریقہ اختیار کرے۔"

امام بخاری ؒ نے یہ حدیث "ذبیحہ " یعنی جانوروں کو ذبح کرنے یا کسی تیز دھار چیز سے جانور کے بد ن سے خو ن بہار کر اسے حلا ل کرنے کے باب مین ذکر کی ہے ، اس فقہی احکامات سے قطع نظر اس حدیث میں علم حیوانات کی مبا دیات سے بھی پرد ہ اُٹھا یا گیا ہے ۔ سب سے پہلے تو جانوروں کی (بہیمۃ) یعنی گھریلو اور مانوس اور وحشی اور جنگلی میں بنایذ تقسیم ہے ، اس تقسیم کی بنیاد پر ہی دونوں کے احکامِ ذبح بالکل مختلف ہیں ۔ گھریلو جانوروں کے آدبِ ذبح تفصیل سے کتب فقہ میں موجود ہیں اور بڑی حدتک لوگوں میں معروف ہیں۔ البتہ وحشی جانوروں کو قابو کرکے مانوس جانوروں کی مانند پورے آداب سے ذبح کرنا چونکہ ممکن نہیں لہٰذا انہیں تیر و نیزے اور آجکل کی

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 136.149
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

جدید بندوق کی گولی سے زخمی کر کے خون بہہ جانے پر حلال قرار دیا گیا ہے ۔ اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ گھریلو حیوانات میں بھی بسا اوقات وحشت و ضد اور فرار کا جذبہ پیدا ہوجاتا ہے ۔ چنانچہ ایسی صورت میں اسیے حلال کرنے کا طریقہ بھی وہی ہوگا جو جنگلی جانوروں کے لیے تجویز کیا گیا ہے ۔ یہاں ضمناً ایک اور علمی حقیقت واضح ہوگئی ہے ۔ اور وہ گھریلو اور جنگلی جانوروں کی فطرت و خصائل اور نفسیات کی معرفت ہے ۔ ، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ؐ اپنی بدویانہ معاشرت اور صحرائی بودوباش کے باوصف جانوروں کی عادات اور طبیعت سے پوری طرح آگاہ تھے ۔ بلکہ گاہے بگاہے ان میں ہونے والے تغیرات سے بھی واقف تھے اور ایسی غیر متوقع صورت حال پیش آجانے پر اس کے حل کی تدابیر کو بھی جانتے تھے ۔

بعض دوسری احادیث میں گھریلو جانوروں کے گمشدہ ہوجانے پر ایک بدوی نے اُن کی ملکیت کے بارے میں حکم دریافت کیا تو آپ ؐ نے ان جانوروں کی نفسیات ، استعداد ِ بقا اور حجم کو ملحوظ رکھتے ہوئے جواباً فرمایا: جہاں تک بھیڑ بکری کا تعلق ہے وہ یا تو تمہاری ہے یا تمہارے کسی بھائی کی یا پھر بھیڑیے کی خوراک ہوگی۔ اُس نے گمشدہ اونٹ کے بارے میں پوچھا تو آپ ؐ نے غضبناک ہوکر فرمایا : تمہیں اس کی کیا فکر ، اسکے پاس مضبوط پاؤں اور اپنی پیاس بجھانے کا ذخیرہ موجودہ ہے وہ پانی پیے گا اور درختوں سے کھائے گا۔ حتیٰ کہ اس کا مالک اس تک پہنچ جائے گا۔

اس حدیث میں بھی خاص طور پر اونٹ کی بعض منفرد صفات اور صلاحیتوں کا ذکر زبانِ نبوی ؐ سے ادا ہوا ہے ۔ جب کوئی ایسا سائنٹفک ذریعہ دستیاب نہیں تھا ، جس سے ان کا اندازہ کیا جاسکتا ، آج بہت زمانے کے بعد ماہرین علم حیوانات میکانکی تجربوں کے بعد ان پیغمبرانہ بیانات کی تصدیق کررہے ہیں ۔

قرآن کریم کو جدید دور کے سائنسی تقاضوں کے تناظر میں پڑھنا اور سمجھنا بہت ضروری ہوگیا ہے۔ جدید سائنسی نظریات کے تناظر میں اگر ہماری نوجوان نسل کی رہنمائی نہ کی گئی تو وہ دین سے بہت دور ہو جائے گی اور ان کی سمجھ میں نہیں آئے گاکہ کس نظریہ کو تسلیم کرے۔ اگر یہ نسل تخلیق آدم کے بارے میں ہماری روایتی دینی تعلیم اور اس میں بیان کردہ نظریہ کو سامنے رکھ کر جدید سائنسی نظریہ پر غور کرتی ہے جو انسان کی تخلیق کے ارتقائی عمل سے متعلق ہے تو دورِ جدید کے ذہن کے لئے ہر دو نظریات پر بیک وقت یقین کرنا تقریبا ناممکن ہوجاتا ہے کیونکہ بادی النظر مینیہ دونوں نظریے آپس میں متضاد و متصادم دکھائی دیتے ہیں اور اگر کوئی ان دونوں نظریوں کو ساتھ لے کر چلنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ ذہنی انتشار کا شکارہوکر رہ جاتا ہے۔ ہمیں ان خدشات کو مد نظر رکھتے ہوئے قرآن کریم کو اچھی طرح سمجھنا ہوگا اور یہ تبھی ممکن ہے کہ جب ہمیں جدید سائنس خصوصا (Evolution & Creation) کا بھی پوری طرح سے ادراک ہو۔ 2006 تک تخلیق آدم کے سلسلہ میں Evolutionist کے مقابل Creationist اس بات کو چیلنج کرتے تھے کہ تدریجی ارتقائی عمل تو ایک عام پروٹین کی تخلیق کی بھی وضاحت نہیں کرسکتا جب کہ تخلیق آدم میں DNA اور RNA جو جینوم کی اکائیاں ہیناور انتہائی پیچیدہ پروٹین کی شکلیں ہیں وہ صرف اور صرف ارتقائی عمل سے کیسے وجود میں آسکتی ہیں؟

تخلیق آدم کی ابتدا کے ضمن میں قرآن کریم میں جو الفاظ آتے ہیں ان کی تفصیل کچھ یوں ہے:

ارض ، تراب ، طِین ، سلال من طین ،

صلصال من حما مسنون ، صلصال کالفخار

قرآن کریم میں آدم کی پیدائش کے لئے جو الفاظ آتے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

خلق ، انش ، انبت ۔

سب سے پہلے ہم ان الفاظ کے لغوی معانی تحقیق کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

انبت

اگانا، پروان چڑھانا، بتدریج بڑھانا، حیاتیاتی عمل وقوع پذیر ہونا۔ نامیاتی عمل وقوع پذیر ہونا۔

انش

ابتدا کرنا، پیدا کرنا، اٹھانا، بلند کرنا۔

خلق

پیدا کرنا، ابتدا کرنا، بنیاد رکھنا۔

ارض

زمین، خشکی، مٹی، فرش۔

طین

گارا، کیچڑ، دلدل۔

تراب

زمین، سطح زمین، مٹی۔

صلصال

ایسی مٹی جس میں ریت بھی شامل ہو اور جب وہ سوکھ جائے تو آواز دینے لگے۔

فخار

جب صلصال کو آگ دی جائے تو وہ فخار کہلاتی ہے۔ (انتہائی گرم سطح پر زمین کی ٹھیکری کی طرح کھنکھناتی کیفیت کو ظاہر کرتی ہے۔

حما

سیاہ مٹی زمین کی عمیق گہرائیوں میں موجود مختلف معدنیات اور نمکیات وغیرہ کی طرف اشارہ ہے

مسنون

ایسی چیز جس کی حالت بدل دی گئی ہو اور بدبودار ہو۔ جس کی شکل تبدیل کردی گئی ہو۔ جس کو ڈھالا گیا ہو۔ جس کو رگڑا گیا ہو۔ (لسان العرب) معدنیات و نمکیات کا مسلسل اور متواتر انتہائی گرم اور انتہائی سرد طبقات الارض کے درمیان گردش رگڑ اورڈھلنے کا عمل۔

سلال

اصل، جوہر۔

ان تمام الفاظ کی تفصیل اور تفسیر کے تناظر میں اگر ہم آدم کی تخلیقی اکائی یعنی ابتدائی جزو جین کی مرحلہ وار تخلیق کو پرکھیں اور زمین کی عمیق گہرائیوں پہ نظر دوڑائیں تو یہ سڑا ہوا گارا (سیاہ مٹی)، آگ، ریت، ٹھیکری کی طرح کھنکھناتی زمین وغیرہ ہمیں تخلیق آدم کی ابتدا میں DNA ، اور RNA کے پیدا کرنے سے متعلق بہت سے اشارے دیتی ہے۔

اللہ رب العزت نے انسان کی تخلیق اسی زمین پر کی ہے۔ اور اس کی تخلیق کے لئے تمام ضروری اجزا

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 136.149
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

بھی اسی زمین سے مہیا کئے ہیں۔ ارشاد ہے:
هو انشكم مِن الارضِ
اس (اللہ) نے تمہیں زمین(میں) سے بنایا۔
اسی طرح قرآن حکیم میں یہ بات بھی واضح طور پر بیان کی گئی ہے کہ تخلیق انسان کے ضمن میں جتنے بھی مراحل درکار تھے وہ بھی تمام کے تمام اسی زمین پر مکمل کیے گئے ہیں۔ قرآن کریم میں انسان کی زمین سے بتدریج تخلیق کے بارے میں ارشاد ہے:
(ارض) قرآن کریم میں انسان کی تبدریج مٹی سے تخلیق کے بارے میں ارشاد ہے:
و اللہ ا نبتکم مِن الارضِ نبا تا
اور اللہ نے تم کو زمین سے (بتدریج)ایک (خاص) اہتمام سے اگایا (یعنی پروان چڑھایا) ہے۔
جب یہ بات واضح ہوگئی کہ تخلیق آدم کا تمام ارتقائی عمل اسی زمین پر مکمل ہوا تو درج ذیل آیت ملاحظہ فرمائیں جس میں اللہ رب العزت نے تخلیق آدم کی ابتدا کے بارے میں ایک نہایت ہی اہم بات ارشاد فرمائی ہے۔ ارشاد ہے:
و اِذ قال ربک لِلملٰئِکِ اِنِی خالِق بشرا مِن صلصال مِن حما مسنون
اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں سے بے شک میں تخلیق کرنے والا ہوں بشر کو کھنکھناتے سڑے ہوئے گارے سے۔
بالکل اسی طرح کا مضمون اسی سور کی آیت نمبر26 اور 33 میں بھی وارد ہوا ہے جبکہ اسی طرح کا ایک اور مضمون قدرے تغیر کے ساتھ سور رحمن کی آیت نمبر 14 میں آیا ہے۔ ارشاد ہے:
خلق الاِنسان مِن صلصال کالفخارِ
اس (اللہ)نے انسان کو کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا جیسے ٹھیکرا۔
مندرجہ بالا آیات کی روشنی میں سائنٹفک امریکن کے جریدہ ستمبر 2009 کے صفحہ نمبر 38 پر دیے گئے مضمون Life on Erarth جسے Attenborough David نے ترتیب دیا توجہ سے پڑھنے پر آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ مضمون در اصل سور الحجر15 آیت نمبر 26,28 اور سور رحمن 55 آیت 14 کی تفسیر ہے اس مضمون میں تخلیق آدم سے متعلق DNA کے لازمی جزو یعنی Nucliac Acid کی تخلیق کے عمل میں Nucliac Acid Peptide کی تخلیق کے عمل کو تفصیل سے بیان کیا گیاہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ یہ زمین کی اتھاہ گہرائیوں میں کھنکھناتی مٹی اور سڑے ہوئے گارے کے مابین وقوع پذیر ہونے والا ایک پیچیدہ عمل ہے۔ آپ لفظ صلصال کالفخار اور صلصال من حما مسنون کے عربی تراجم دیکھیں تو آپ حیران ہوجائیں گے کہ خداوند قدوس نے کس خوبصورتی سے تخلیق آدم کے عمل کو چند الفاظ میں بیان کردیا ہے۔

DNA اور RNA کی تخلیق میں فاسفیٹ اور شوگر کے ذرات (Molecules) ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں اور یہ ذرات زمین کی اتھاہ گہرائیوں میں دوسرے معدنیات کے ساتھ شروع ہی سے موجود تھے۔ تخلیق کے عمل میں وہ معدنیات جن میں فاسفورس یا فاسفیٹ موجودتھی انتہائی گرم درجہ حرارت پر محلول (Soluble State) میں بدل جاتی تھیں یہ عمل دوسری جانب (شاید برف سے ڈھکے ہوے) ٹھنڈے پانی سے تعامل کرکے دوبارہ ان معدنیات کو ٹھوس شکل میں بدل دیتا تھا۔ ان دو انتہائی درجہ حرارت کے درمیان جب یہ فاسفیٹ اور شوگر پانی کی موجودگی میں انتہائی گرم حالت سے یکدم

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 136.149
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

ٹھنڈے ہوتے تھے اور پھر گرم ہوتے تھے تو اس عمل کا باربار دہرایا جانا DNA اور RNA کی تخلیق میں کلیدی عامل ہونے کا سبب بنا۔ (جریدہ سائنٹفک امریکن کے مضمون کے متن سے ماخوذ Nucliac Acid Peptide کی تخلیق کا عمل زمین کی عمیق گہرائیوں میں طے ہونا قرار پایا۔ پھر یہ Genetic array صدیوں پر محیط وقت میں بتدریج جینیاتی تبدیلی کے ساتھ Nucliac acid اور پھر تراب Genetic Permutation of Sperm جو در اصل نطفہ کا جینیاتی نعم البدل ہے کی شکل دھار لیتا ہے جو بالآخر طین پر اپنے ارتقائی عمل کو مکمل کرلیتا ہے۔ طین در اصل نطفہ اور بیضہ کے ملاپ کے جینیاتی نعم البدل یعنی Fertilzed Ovum Genetic permutation of کو ظاہر کرتا ہے۔

قرآن کریم میں لفظ تراب کو بہت واضح طور پر بیان کیا گیا ہے:

سورہ کہف 18 آیت نمبر 37، سورہ الحج 22 آیت نمبر 5، سورہ فاطر 35 آیت نمبر 11 میں اس بات کو تکرار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ پہلے میں نے تمہیں تراب سے پیدا کیا پھر نطفہ سے جبکہ سورہ آل عمران 3 آیت نمبر 59 میں آتا ہے کہ بے شک (تخلیق) عیسی کی مثال اللہ کے نزدیک آدم جیسی ہے بنایا اس (آدم) کو تراب سے پھر اسے کہا ہوجا، پس وہ ہوگیا۔

اِن مثل عِیسی عِند اللہِ کمثلِ ادم ط خلقہ مِن تراب ثم قال لہ کن فیکون

بے شک عیسی کی مثال اللہ کے نزدیک آدم کی مثال جیسی ہے۔ بنایا اس (آدم) کو تراب سے پھر اسے کہا ہو جا پس وہ ہوگیا۔

<u>عصر حاضر میں حیوانات سے متعلق کئے گئے اقدامات</u>

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:﴿و احل لکم الطیبات﴾کہ ہم نے تم پر پاک چیزوں کو حلال کیا، اللہ رب العزت نے انسان پر بہت سے جانوروں کا گوشت حلال کیا، انسان ضرورت کے تحت ان جانوروں کو ذبح کرکے کھا سکتا ہے، لیکن اس کے بھی اللہ رب العزت نے کچھ احکامات دیے ہیں اور ذبح کرتے وقت اسلام کا حکم ہے کہ جانور کو کم سے کم تکلیف دی جائے۔

وعن شداد بن اوس رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ قال: ان اللہ تبارک وتعالی کتب الاحسان علی کل شیء، فاذا قتلتم فاحسنوا القتلۃ، واذا ذبحتم فاحسنوا الذبح، ولیحد احدکم شفرتہ، ولیرح ذبیحتہ.

حضرت شداد بن مسلم فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنے کو ضروری فرمایا ہے، سو جب تم (کسی مجرم) کو قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کیا کرو اور جب تم (کسی جانور کو) ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کیا کرو اور اس اچھے طریقے میں یہ بھی شامل ہے کہ تم میں سے جو شخص بھی اس کام کو کرنے والا ہو وہ اپنے چاقو کو تیز کر لیا کرے اور ذبیحہ کو راحت دے۔ اور جانور کو کسی دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرنے سے بھی شریعت نے منع کیا اور جانور کے سامنے چھری تیز کرنے کو بھی ناپسند کیا ہے، شریعت نے کسی جانور کو بلا ضرورت ذبح کرنا، یعنی اس کا گوشت کھانا جب مقصد نہ ہو یہ بھی مذموم قرار دیا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کسی چڑیا کو یا اس سے بڑے جانور کو اس کے حق کے خلاف قتل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے قتل کے متعلق باز پرس فرمائیں گے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اور اس کا حق کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ اس کو کھانے کے لیے ذبح کرے اور اس کا سر جدا کرکے پھینک نہ دے .مطلب یہ کہ بلاضرورت اور بے کار کسی جانور کو قتل نہ کرے، بلکہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہو اور اس کا کھانا مقصود ہو تو باقاعدہ ذبح کرے۔ یہ جانوروں کے حقوق سے متعلق اجمالی نظر ہے، ورنہ اس موضوع پر اگر احکام کو جمع کیا جائے تو ایک کتاب ترتیب دی جاسکتی ہے۔

جنگلی حیات کو سب سے بڑا خطرہ انسان سے ہے جس نے جانوروں کے بے دریغ قتل کو وطیرہ ہی بنا لیا ہے۔ جانداروں کے قتل جیسے قبیح جرم کے بارے میں آج بھی اس دور کے انسان میں احساسِ ندامت اور سنجیدگی پیدا نہیں ہو رہی۔ جنگلی حیات کو وسیع پیمانے پر شکار کر کے ادویات، خوراک، تعمیراتی

Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 136.149
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

مواد، فرنیچر، کاسمیٹکس، لباس اور دیگر اشیاء میں استعمال کیا جا رہا ہے، جس سے نادر و نایاب نسل کے جانوروں کی نسل کشی ہوتی جا رہی ہے۔ مہذب معاشرے ان معدوم ہوتی نسلوں کو بچانے میں مصروف ہیں اور درجنوں نسلوں کو مصنوعی حصار و نگہداشت میں بھی لے لیا گیا ہے تاکہ کرہ ارض پر ان کو مکمل خاتمے سے بچایا جا سکے۔

ہمارے ملک پاکستان میں بھی جنگلی حیات کے خلاف انسانی جرائم میں مسلسل اضافہ ہوچکا ہے۔ اس کے خلاف جنگی بنیادوں پر حکمت عملی ترتیب دینا ہو گی تاکہ ملکی سطح پر اقتصادی، ماحولیاتی اور سماجی حالات کو بہتر بنایا جا سکے۔ جنگلی جانوروں کے غیر قانونی شکار کی روک تھام میں بھی پاکستان کے عملی کردار پر ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔معدوم ہوتے جانوروں اور نادر و نایاب پرندوں کا شکار پاکستان میں تمام تر قانونی و عدالتی پابندیوں کے باوجود سارا سال جاری رہتا ہے۔ گذشتہ برس بلوچستان کے ایران اور افغانستان سے متصل سرحدی ضلع چاغی میں ایک عرب شیخ کے لیے شکار کیمپ قائم کیا گیا تھا۔ محکمہ جنگلات و جنگلی حیات کے ایک سینیئر افسر نے چاغی میں سعودی شیخ کے کیمپ کے قیام کی تصدیق بھی کی تھی، جس کی خبر میڈیا میں بھی آئی تھی۔ اس سے قبل بھی چاغی میں عرب شیخ نایاب پرندے تلور کے شکار کے لیے آتے رہے ہیں۔

تلور ایک ہجرت کرنے والا پرندہ ہے جو کہ روس کے علاقے سائیبریا اور گرد و نواح کے علاقوں سے سردیوں میں بلوچستان اور پاکستان کے بعض دیگر گرم علاقوں کا رخ کرتا ہے، اور یہاں آتے ہی مار دیا جاتا ہے۔ تلور، بسٹرڈ نسل کے پرندوں میں سے ہے۔ یہ پرندہ صحرائی علاقوں میں جا کر انڈے دیتا ہے اور اپنے بچوں کی پرورش کرتا ہے اور انہیں دنوں میں اس کا شکار کیا جاتا ہے۔

تلور کے شکار کے لیے وفاقی وزارت خارجہ کی جانب سے جو پرمٹ جاری کیا جاتا ہے، اس کے مطابق کسی بھی علاقے میں عرب شیوخ دس دن کے لیے شکار کرسکتے ہیں۔ ان دس دنوں میں ان کو صرف 100 تلور شکار کرنے کی اجازت ہوتی ہے لیکن اس حوالے سے کوئی پابندی خاطر میں نہیں لائی جاتی۔ اگر دس تلور شکار کرنے کی اجازت دی جاتی ہے تو رپورٹ یہ آتی ہے کہ وہ 200 یا 300 ایک دن میں مارتے ہیں۔ قدرتی ماحول کے تحفظ سے متعلق بین الاقوامی ادارے آئی یو سی این نے اس پرندے کو ان جنگلی حیات کی فہرست میں شامل کیا ہے جن کی نسل کو ختم ہونے کا خطرہ لاحق ہے جس کے باعث اس پرندے کا شکار ممنوع ہے۔

بلوچستان ہائیکورٹ نے گذشتہ سال کے آخر میں اپنے ایک فیصلے میں عرب شیوخ کو شکار گاہیں الاٹ کرنے کے اقدام کو غیر قانونی قرار دیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود قانون سمیت عدالتی احکامات کی دھجیاں سرعام اڑائی جاتی رہیں، یہاں تک کہ چند ہفتے قبل پرنس آف تبوک فہد بن عبداللہ اسی نادر و نایاب تلور کے شکار کے لیے بلوچستان پہنچ چکے ہیں اور وفاقی وزیر برائے منصوبہ بندی احسن اقبال نے پرنس آف تبوک کے بلوچستان پہنچنے پر ان کا استقبال بھی کیا ہے۔ اور اسی دوران بلوچستان کے محکمہ جنگلات نے ہائی کورٹ کی جانب سے تلور کے شکار پر پابندی کے فیصلے کو سپریم کورٹ آف پاکستان میں چیلنج بھی کر دیا ہے تاکہ عرب شیوخ کی شکار مہم میں کوئی رکاوٹ نہ آنے پائے۔

پاکستان میں منیشات اور اسلحے کے علاوہ پرندوں اور جانوروں کی اسمگلنگ بھی کی جاتی ہے لیکن ابھی تک ان کی روک تھام کے لیے حکومتی سطح پر سنجیدہ کوششیں سامنے نہیں آسکی ہیں۔ 2014 میں پاکستان اور چین کی سرحد پر خنجراب کے مقام پر چینی حکام نے پاکستان سے سمگل کیے گئے 210 کچھوے محکمہ جنگلی حیات پاکستان کے حوالے کیے تھے۔ چین کے کسٹم حکام نے اسمگل کیے جانے والے یہ کچھوے تحویل میں لے کر تین پاکستانوں کو بھی گرفتار کیا تھا۔

آئی یو سی این کی معدوم ہونے والی حیات کی ریڈ لسٹ میں شامل یہ کچھوے سکھر سے چلے اور سنگین موسم کا سامنا کرتے ہوئے سنکیانگ تک پہنچے جہاں سے حکام نے انہیں برآمد کر لیا۔ چین کی مہربانی سے یہ کچھوے پاکستان کو واپس مل سکے ورنہ پاکستان کی کسی بھی سرحد پر کسٹم حکام کی

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 136.149
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

چیک پوسٹ تو ہوتی ہے لیکن قیام پاکستان سے لے کر آج تک ان کے ساتھ محکمۂ جنگلی حیات کی پوسٹ قائم نہیں کی جا سکیں تاکہ کلیئرنس کے بعد ہی سامان چھوڑا جائے اور جنگلی حیات کی اسمگلنگ کو روکا جا سکے۔

محکمہ جنگلی حیات یا کسی غیر سرکاری ادارے کے پاس پاکستان میں میٹھے پانی کے کچھووں کی درست تعداد تو موجود نہیں تاہم انڈس ریور سسٹم میں کسی زمانے میں ان کچھووں کی بہتات ہوتی تھی۔ لیکن اس کے بے دریغ شکار، دریا میں شہروں کے نکاسی آب کے نظام اور کہیں کہیں پانی کی سطح کم ہوجانے کی وجہ سے ان کی تعداد میں مسلسل کمی ہو رہی ہے۔ عام طور پر اس کچھوے کا گوشت ہی بیرون ملک اسمگل کیا جاتا ہے، لیکن آگاہی کی مہم کی وجہ سے زندہ کچھوے اسمگل کرنا اب بندرگاہوں اور ایئرپورٹس پر دشوار ہو چکا ہے، اس لیے اب زمینی راستوں کا انتخاب کیا جاتا ہے۔

حال ہی میں پاکستان میں جنگلی حیات کے حوالے سے صوبہ سندھ میں ایک غیر معمولی کارکردگی دیکھنے میں آئی ہے جہاں ریچھ کی لڑائی اور اس کے سرکس میں استعمال پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ بھورے، سیاہ اور ایشیائی نسل کے ریچھ کا شمار ان جانوروں میں کر دیا گیا ہے جن کی بقا خطرے میں ہے جس کے بعد اب ان کا تفریحی اور بھیک مانگنے کے لیے استعمال نہیں ہو سکے گا۔ ریچھ اور کتے کی لڑائی میں ریچھ کو رسی سے باندھ کر اس پر کتے چھوڑے جاتے ہیں۔ یہ کتے ریچھ کی ناک اور منہ پر حملہ کرتے ہیں جس سے وہ شدید زخمی ہو جاتا ہے، کبھی کبھی اس لڑائی میں کتے بھی مارے بھی جاتے ہیں۔

پاکستان میں ریچھ کا شمار ان جانداروں میں ہوتا ہے جن کی نسل کو خطرہ لاحق ہے۔ ریچھ کی لڑائی کے لیے اس کے بچوں کو جنگل سے چرایا جاتا ہے جبکہ اس کی ماں کو گولی مار دی جاتی ہے۔ پاکستان میں جیسی ریچھ جن کو گلیوں میں پھرایا یا لڑایا جاتا ہے، ان کی تعداد 160 کے قریب ہے جبکہ جنگلی ریچھ جن میں کالے ریچھ کی تعداد 700 سے 800 اور بھورے ریچھ کی تعداد 200 کے قریب ہے۔ معدوم ہوتے ریچھ کو بچانے کے لیے پاکستان کے دیگر صوبوں کو بھی قانون سازی کرنی ہوگی اور عوام کو بھی جنگلی حیات سے محبت اور جانوروں سے اچھے سلوک کی تعلیم دینا ہوگی۔

جنگلی حیات ایک فطری قدر ہے جو ماحولیاتی، جینیاتی، سماجی، اقتصادی، سائنسی، تعلیمی، ثقافتی، تفریحی اور جمالیاتی پہلوؤں کے حوالے سے انسانی بہبود اور پائیدار ترقی میں لازمی اضافہ کرتی ہے۔ پاکستان کو اس اعتبار سے جنگلی حیات کے تحفظ میں بہترین کارکردگی دکھانے والے ممالک، اقوام متحدہ، جنگلی حیات کے بین الاقوامی اداروں، سول سوسائٹی، اور غیر سرکاری اداروں و افراد کے تجربات سے براہ راست فائدہ اٹھانا ہوگا۔ جنگلی حیات کی تجارت کو روکنے اور سدباب کرنے کی بھی اشد ضرورت ہے۔ اسی سلسلے میں مقامی اداروں اور کمیونٹیز کو ہر طرح سے تیار کرنا ہوگا۔

تھر میں سینکڑوں مور مریں یا دریائے سندھ میں نادر و نایاب ڈولفن، ہالیجی جھیل سمیت پاکستان بھر میں کہیں بھی کسی بھی جنگلی حیات کا نقصان ہو، یا بلوچستان میں تلور کا شکار، نقصان پاکستان کا نہیں بلکہ پوری دنیا کا نقصان ہے۔ عوام اور حکام کی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ وہ جنگلی حیات کا شکار کرنے کے بجائے ان کی حفاظت کریں، ورنہ وہ وقت دور نہیں جب کئی جنگلی حیات ہمیں صرف تصاویر میں ملا کریں گی

قرآن کی دو سو آیتیں جانوروں کے بارے میں ہیں اور قرآن میں کل پینتیس جانوروں کا ذکر نام کے ساتھ آیا ہے۔ ان میں پرندے، حشرات، جنگلی و پالتو جانور وغیرہ شامل ہیں۔ قرآن کی کچھ سورتوں کے نام بھی جانوروں پر ہیں، جیسے بقرہ (گائے)۔ شہد کی مکھی کے متعلق قرآن میں ہے کہ اس کی طرف اللہ نے وحی کی۔قرآن میں حقیر جانوروں کے ذکر کرنے پر کچھ کفار نے اعتراض کیا، جس پر قرآن میں آیا ہے کہ

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 136.149
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

إِنّ اللَّهَ لا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلاً مَا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۔
...

ترجمہ:
بیشک اللہ اس بات سے نہیں شرماتا کہ (سمجھانے کے لئے) کوئی بھی مثال بیان فرمائے (خواہ) مچھر کی ہو یا (ایسی چیز کی جو حقارت میں) اس سے بھی بڑھ کر ہو، تو جو لوگ ایمان لائے وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ مثال ان کے رب کی طرف سے حق (کی نشاندہی) ہے۔

اسلام دنیامیں لطف ومحبت کاجوعام پیغام لے کرآیاتھااس کاسلسلہ حیوانات تک وسیع ہے، اس نے حیوانات کے ساتھ متعددطریقوں سے سلوک کرنے کی ہدایت کی۔ اہل عرب وحشت اورقساوت کی وجہ سے حیوانات پرطرح طرح کے ظلم کرتے تھے، وہ جانوروں کواندھادھندمارکرگرادیتے تھے اورلوگوں سے کہتے تھے کہ تم ان کوکھاجاؤ، اوراس کوفیاضی سمجھتے تھے، دوآدمی شرط باندھ کرکھڑے ہوجاتے تھے، اورباری باری سے اپنااپناایک اونٹ ذبح کرتاچلاجاتاتھا، جورک جاتاوہ ہارجاتا، یہ سب جانوردوست احباب کی دعوت میں نذرہوجاتے تھے، یہ بھی فیاضی سمجھی جاتی تھی، ان واقعات کاذکراشعارِعرب میں موجود ہے۔ ایک دستوریہ بھی تھاکہ جب کوئی مرجاتاتواس کی سواری کے جانورکواس کی قبرپرباندھتے تھے اوراس کودانہ، گھاس اورپانی نہیں دیتے تھے، اوروہ اسی حالت میں سوکھ کرمرجاتا، ایسے جانورکوبلیہ کہتے تھے۔ اسلام آیاتواس نے اس سنگ دلی کومٹادیا۔ عرب میں ایک طریقہ یہ بھی تھاکہ جانورکوکسی چیزسے باندھ کراس پرنشانہ لگاتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے جانوروں کے گوشت کوناجائزقراردیااورعام حکم دیاکہ کسی ذی روح چیزکواس طرح نشانہ نہ بنایا جائے
بلا ضرورت کسی جانور کے قتل کرنے کو بہت بڑا گناہ قرار دیا گیا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ''کسی نے اگر کنجشک یا اس سے بھی کسی چھوٹے جانور کو اس کے حق کے بغیر ذبح کیا تو خدا اس کے متعلق اس سے باز پرس کرے گا''۔ صحابہؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! اس کا حق کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ اس کو ذبح کرے اور کھائے، یہ نہیں کہ اس کا سر کاٹ کر پھینک دے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا نہیں جاتا اور وہ درندہ بھی نہیں، ان کا مارنا جائز نہیں۔ سنن نسائی میں ہے کہ ''جو شخص کنجشک کو بلا ضرورت مارے گا وہ قیامت کے دن خدا کے یہاں فریاد کرے گی کہ فلاں نے مجھ کو بلا ضرورت مارا ہے، اس سے اس کو کوئی فائدہ نہ تھا''۔ جو جانور کوئی نقصان نہیں پہنچاتے یا ان سے انسانوں کو کوئی فائدہ پہنچتا ہے، ان کا مارنا بھی جائز نہیں، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاص طور پر چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور صرد کے مارنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ جو جانور ضرورتاً مارے یا ذبح کئے جاتے ہیں، ان کے مارنے یا ذبح کرنے میں بھی ہر طرح کی نرمی کرنے کا حکم دیا۔ ایک حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاکہ خدا نے ہر چیز پر احسان کرنا فرض کیا ہے، اس لئے جب تم لوگ کسی جانور کو مارو تو اچھے طریقہ سے مارو اور جب ذبح کرو تو اچھے طریقہ سے ذبح کرو، تم میں ہر شخص اپنی چھری کو تیز کرلے اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایک صحابیؓ نے کہاکہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بکری کو ذبح کرتا ہوں تو مجھے اس پر رحم آتا ہے یا یہ کہ مجھے اس پر رحم آتا ہے کہ بکری کو ذبح کروں، فرمایا کہ اگر تم بکری پر رحم کرتے ہو تو خدا تم پر رحم کرے گا۔ یہی وجہ ہے کہ دانت سے کاٹ کر یا ناخن سے خراش دے کر جانوروں کے ذبح کرنے کی ممانعت فرمائی، کیونکہ اس سے جانوروں کو تکلیف ہوتی ہے۔ کنکر، پتھر یا غلیل چلانے کی بھی ممانعت فرمائی اور فرمایاکہ اس سے نہ شکار ہوسکتا نہ دشمن شکست کھا سکتا، البتہ اس سے دانت ٹوٹ سکتا ہے اور آنکھ پھوٹ سکتی ہے۔ مطلب یہ کہ بلا ضرورت جانوروں اور پرندوں کو جسمانی صدمہ پہنچانا جائز نہیں۔ جانوروں

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 136.149
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

کے ساتھ جو بے رحمیاں کی جاتی تھیں ان کا اصل سبب یہ تھا کہ اہل عرب کو یہ معلوم نہ تھا کہ جانوروں کو دکھ درد پہنچانا گناہ کا کام ہے، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عرب کو بتایا کہ جس طرح انسانوں کی ایذا رسانی ایک شرعی جرم ہے، اسی طرح جانوروں کی ایذا رسانی بھی ایک مذہبی گناہ ہے۔

چنانچہ اسی وجہ سے ضرورت محسوس کی گئی کہ اسلام اور اہل مغرب کے جانوروں کے بارے تعلیمات اور رویوں کو پوری تفصیل اور تحقیق کے ساتھ ایک جگہ منضبط کر دیا جائے۔ اس مقالہ کا عنوان،" **حیوانات سے متعلق مضامین آیاتِ قرآنیہ کا مطالعہ" رکھا گیا۔**

یہ مقالہ تین ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں ،" سائنس اور اسلام کا آپس میں تعلق" بیان کیا گیا۔ دوسرے کا عنوان ،" حیوانات کی تخلیق" کی تخلیق سے معنون کیا گیا اور پوری تفصیل سے سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ جبکہ تیسرے باب میں عصر حاضر میں حیوانات سے متعلق کئے گئے اقدامات اور دور حاضر میں حیوانات کی بہتری کیلئے تجاویز کا جائزہ پیش کیا گیا۔

مصادر و مراجع

۱۔ الازہری،پیر کرم شاہ، ضیاء القرآن ضیاء القرآن پبلیکشنز لاہور، ۱۳۹۹ھ
۲۔ ابن منظور لسان العرب، امیریہ، ۱۳۲۷ھ
۳۔ اطہر محمد اشرف، ڈاکٹر، جامع اشاریہ مضامین قرآن، کراچی، ۱٤۳٤ھ
٤۔ ۱۱۔ ابوبکر بن العربی،احکام القرآن، سعادۃ، ۱۳۳۱ھ
٥۔ السیوطی، جلال الدین، الاتقان فی علوم القرآن، مصطفی حلبی، ۱۹۳٥ئ۔
٦۔ الغزالی، جواہرا لقرآن، کردستان، ۱۳۲۹ھ
۷۔ امین احسن اصلاحی، تدبر قرآن، فاران فاؤنڈیشن لاہور، ۱۹۷۸ئ۔
۸۔ احمد یار خان نعیمی، مفتی تفسیر نعیمی ، مکتبہ اسلامیہ گجرات، ۱۹۸٤ئ۔
۹۔ الجصاص،احکام القرآن، المصریہ، ۱۳٤۷ھ
۱۰۔ آزاد، مولانا ابو الکلام ترجمان القرآن، کتاب سرائے لاہور، ۱۹٦۱ئ۔
۱۱۔ ثناء اللہ امرتسری، مولانا، تفسیر ثنائی، لاہور، ۲۰۰۲ئ۔
۱۲۔ رافعی، مصطفی صادق، اعجاز القرآن، الاستقامۃ، ۱۹٤۰ئ۔
۱۳۔ زاہد ملک، مضامین قرآن، العمر پرنٹرز ،اسلام آباد، ۱۹۹۷ئ۔
۱٤۔ طبری، ابن جریر، جامع البیان فی تفسیر القرآن، الامیریہ، ۱۳۲۳ھ
۱٥۔ عبد الوحید خان، گروپ کیپٹن، قرآنی معلومات، کراچی، ۲۰۱۰ئ۔
۱٦۔ عبید اللہ عبید، مولانا، قرآن الحکیم،لفظی بامحاورہ ترجمہ، اسلامک پبلی کیشنز ، لاہور، ۱۹۹۸ئ۔
۱۷۔ عبد الحکیم ملک، منشور قرآن، انڈکس مضامین قرآن کریم، اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن، پاکستان۔
۱۸۔ عثمانی، محمد شفیع ، معارف القرآن ،مکتبہ معارف القرآن کراچی۔
۱۹۔ قطب شہید، سید تفسیر فی ظلال القرآن، لاہور، ۱۹۸۹ئ۔
۲۱۔ کلیانی، عبدالرحمان تیسیر القرآن مکتبہ دار السلام لاہور ۲۰۱۱ئ
۲۲۔ محمد تقی عثمانی، مفتی اشرف التفاسیر، ملتان، ۱٤۲٥ھ
۲۳۔ مودودی، ابو الاعلیٰ ، مولانا تفہیم القرآن، مکتبہ تعمیر انسانیت ، لاہور، ۱۹۷۷ئ۔

حدیث

۲٤۔ احمد بن حنبل،امام مسند امام احمد ، المیمنہ، ۱۳۱۳ھ
۲٥۔ ایم عزیز اللہ، احادیث نبویؐ پر ایک نظر، کراچی، ۱۹٦٥ئ۔
۲٦۔ ابو داود ، سلیمان بن اشعث ، سنن ابو داود مکتبہ رحمانیہ لاہور ۲۰۰۳ ئ
۲۷۔ ابن ماجہ محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، ایچ۔ ایم سعید کمپنی کراچی، طبع وسن ندارد
۲۸۔ بخاری ، محمد بن اسماعیل صحیح بخاری ، الطاف اینڈ سنز کراچی ۲۰۰۸ئ
۲۹۔ ترمذی، ابوعیسیٰ، سنن ترمذی، امیریہ، ۱۲۹۲ھ
۳۰۔ تبریزی ، ولی الدین مشکواۃ شریف اصح المطابع دہلی طبع وسن ندارد۔
۳۱۔ دارقطنی ، علی بن عمر سنن دار قطنی، نشر السنۃ ملتان۱٤۱۷ھ

۳۲۔ عثمانی ، محمد تقی، مولانا درس ترمذی جلد سوم ، مکتبہ الرشد کراچی ۱٤۱٤ھ
۳۳۔ محدث دہلوی ، عبدالحق شیخ ، مقدمہ ، مشکواۃ شریف مترجم اردو، جلد دوم، سعیدی قرآن محل کراچی۔

٣٤.اوزجندی ، حسین بن منصور، فتاوی قاضی خان، مطبع کبری ، بولاق مصر ١٣١٠ھ
٣٥. المرغینانی، ابوالحسن علی بن ابی بکر ، ھدایہ اولین و اخرین شرکت علمیہ ملتان طبع وسن ندارد۔
٣٦. امجد علی ، بہار شریعت شیخ غلام علی اینڈ سنز کراچی طبع وسن ندارد۔
٣٧. بابرتی ، محمد بن محمود ، علامہ عنایۃ(شرح ھدایہ) دار الکتب العلمیہ بیروت ١٤١٥ھ
٣٨. حصکفی ، علاؤالدین محمد بن علی بن محمد ، الدرالمختار دار احیاء التراث العربی بیروت طبع وسن ندارد۔